۲

اسلام کا دوسرا چہرہ(5)

تحریر نگار نے ۱۹۹۴ء کا عرصہ اقوام متحدہ کی امن فوج کے ساتھ گزارا۔ الجزائر کے ایک صحرائی قصبے ٹنڈوف میں سفر کے دوران ایک بوڑھا الجزائری اس کی جیپ کے نیچے آکر ہلاک ہوگیا اسے خدشہ تھا کہ کہیں قتل کے جرم میں اس سے انتقام نہ لیا جائے۔ لیکن متاثرہ خاندان نے اس کے برعکس جس طرح اس کے ساتھ حسن سلوک کیا اور اپنے عزیز کی موت کو اللہ کی مرضی قرار دیتے ہوئے اسے معاف کر دیا' اس سے تحریرنگار بہت متاثر ہوا۔ اس کا کہنا ہے کہ اسلام کے محاسن سے بنیاد پرستوں کی انتہا پسند سرگرمیوں اور قتل و غارت کی کارروائیوں کے ردعمل میں صرف نظر نہ کیا جائے۔

Frank Ruddy, The World and I, August 1997, PP. 137-143

ایشیا
ایران

ایران اور یورپ ---- رابطہ ٹوٹنے نہ پائے(7)

۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء کو برلن کی ایک عدالت نے برلن کے ایک ریسٹورنٹ میں چار ایرانی کردوں کے قتل کے الزام میں چار افراد کو مختلف سزائیں سنائیں۔ فیصلے کا غیر معمولی پہلو جج کی طرف سے یہ اعلان تھا کہ قتل کی منصوبہ بندی میں ایرانی حکومت کی کمیٹی برائے خصوصی اپریشن ملوث تھی' جو ایرانی صدر' مذہبی راہنما' انٹیلی جنیس کے وزیر اور سیکورٹی کے دیگر افسروں پر مشتمل ہے۔ کسی حکومت کو براہ راست ملوث کرنے کے باوجود جرمن اور ایرانی حکومت کا فیصلے کے خلاف ردعمل اعتدال پسندانہ تھا۔ لیکن یورپی یونین کے دیگر ممالک بالخصوص برطانیہ نے فیصلے کی آڑ میں آگ بھڑکانے کی پوری کوشش کی۔ برطانوی پریس نے بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ فیصلے کو اچھالا اور قرار دیا کہ بم مارنے والوں اور قاتلوں کے ساتھ مکالمہ جاری نہیں رہنا چاہیے۔ جائزہ نگار کی رائے میں برطانیہ ریل کے ذریعے ایران کے یورپ سے رابطے کے منصوبے کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا' جس سے اس کی نظر میں سب سے زیادہ تجارتی فائدہ جرمنی کو ہوگا۔ برطانوی سازش کی کامیابی کی صورت میں سب سے زیادہ نقصان بھی اسی ملک کا ہوگا۔ جائزے میں ایران اور یورپی یونین کے باہمی تجارتی و اقتصادی روابط اور ایران سے تعلق منقطع کرنے کی صورت